اینجانب

قیامت آگئی دل پر بڑی غضب لوٹا
کبھی جو ہیضہ کو آتے ہوئے کہیں دیکھا

حضرت سلامت عمر ابی خاں کے قربان جائیے۔ ہیضے سے بچنے رنجیدہ ہوئے اتنے ہی ہیضے کے آنے کی امید سے خوش ہوتے ہیں۔ وبائی امراض سے کھانے والوں کی آنچ ہوتے دیکھ کے دبے سہیل کی باچھیں کھلی جاتی ہیں۔ گو یہ اپنے وظیفہ تو بھی خراماں پڑھے قل اعوذ پڑھے جو جوانی کی یاد میں قل اعوذ برب الناس بھی خناس روش بھول گئے تھے۔ اور اسد میاں کے آ گئے خشوع و خضوع سے نئی پود کی نئی امنگوں کے پیدا ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی تو یاد کے ہاتھ آنکھوں کو برساتی خنکی پر ٹہلنے بنا دیا۔ بچول سے پیاسہ سنبھالنے کی بھی فرصت نہیں۔ اسلئے کہ پہاڑ گنج کے آدمی تو آدمی مرگھٹ کے کتوں کا بھی پیٹ چل پڑا۔ غرض فاقہ مست شہیدوں کی دعا بادہ پتھر باہر بارہ بارہ کوس تک گشت کرتی پھرتی رہتی ہے۔ اسی لئے تو عیدلواوں کی سیر برساتی پانی کی سیلابی رو میں قطب تک بہہ رہا۔ ایک پل پر آ ٹھیری تھی۔ قطب صاحب کے قل پر بھی تو پانی پھر گیا کیونکہ جہر ناہی … کی طرح بھرنے پر چل پڑا۔ سیلاب کی ایسی سیلابی ٹکڑ … سیر کر کے دیوار پھاندے اور دریا کے کراڑے سے رگڑنے لگے۔ گر جو دے کے مزدوروں کو اس دوسری ٹھیری کی کانوں کان خبر تک نہ چلی۔ کہ اس … دیانی میں صاحبزادوں کی جان ہوا ہونے کو ہو رہی تھی۔ صاحبزادوں کی طبیعت جو سیر کی جاہی تھی نکھری ہوئی دیکھ کے دل ہالدین اور ستلے ہونے لگے۔ ایک قلا توپ نیا دی۔ روپیہ پیسہ ٹھیکری بنا دیا۔ شرفیوں کا مینہ برسا دیا۔ اس مینہ نے سنہری بارش سے علاوہ دل جکھول کے ہاتھ منہ گنگا جمنی بنے سرخ و سفید ہو گئے۔ شہر کی انسانی بھیڑ کی نخر توڑ دل پھوڑ ترقی جو دل بادل کی طرح امڈتی چلی آتی تھی۔ اور پھر وہاں کی کھل کھل کے سبب اینجانب سے

بڑے … بسیار * بہ تنا ربنا ھذا باطلا …
اور جو … والے مکان کے چار چار … وہ بخود جھکے جاتے تھے
ان سب کو اس … کے حوالے کر دیا تھا

عاشق ترے عدم کو گئے کس قدر تباہ * پوچھا ہر ایک نے یہ مسافر کہاں گئے ہیں

اسکی ابتدا ابھی ہیضے کی … سے لوگوں کے پیٹ کی ہیٹ اور … تھی اسی سے ہوا تھی۔ اور اس نحس کے تخم سے ہیضہ کا بے ہودہ درخت ایسا بڑھا کہ بے غیرت چھاؤں میں بیٹھنے لگے۔ جہاں تک کہ انسانی نسل کی پت جھڑ ہونے لگی اور ایسی ہوئی کہ نشہ ہرن ہو گئے۔ اس پاس کے عیاشوں کے مزاج بدلے۔ رنڈیوں کی نگاہ بدلی۔ نائکاؤں کی امیدیں بدلیں۔ دو ملوں کی بے تالی سروں الاپ کی … ہیروں کا سایا کی بدلیں۔ حسرت و ارمان کا ڈھیر لگ گیا۔ طائر روح انسانی پرواز کرتے کرتے عدم آباد کی ٹھنٹ پر بسیرا کرنے کو پہنچ گئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آجکل مرنا کوئی بات نہیں۔ ملک الموت صرف لڑکیوں کا کھیل کھیل رہا ہے۔ دنیا سے کسی کا دل بھاری ہو کر نہ ہو۔ انکو ادھر کی جیتی گرا کر ادھر رکھ دینے سے کام۔ آدمی ایک جگہ سے اٹھا دوسری جگہ جا لیٹا۔ گویا کروٹ بدل لی۔ موت وموت کچھ بھی نہیں۔ یہ تو سیر چلی کہ سیروا فی الارض کے خدائی حکم کا بغیر تاویل تعمیل ہو گئی۔ اور یہ جو کوئی کہے کہ اعضا مردہ ہوئے۔ سو خیر ہوں نہیں اس سے کیا۔ افعال تو زندہ ہیں۔ منکیروں سے کوئی پوچھے تصدیق کرے۔ اعضا کا بے حس و حرکت ہونا بھی موت کی نشانی نہیں۔ … خانہ میں جا کے دیکھ لیجئے۔ کہ آدمی کسی کا جو … رکھ دکھا … ہو جاتا ہے۔ بار ہا دیکھا گیا ہے کہ … پاؤں … اگر باور نہ ہو تو … سے پوچھ لو۔ کہ تمہارا سر کیوں کھل گیا۔ روز روز راستہ میں کسی نہ کسی وقت انکو ایسا حادثہ پیش آجاتا ہے۔ ہاں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں تو خبر نہیں۔ اسکا … جان نکلنے والی کو عین الیقین ہو گا۔

صورت غنچہ کہاں تا سبب تکلم مجکو * منہ کے سو ٹکڑے ہوں آئے جو تبسم مجکو

اگر ہیضہ خاں کا دست شفقت کوئی دن اور یوں ہی خلقت پر پھرتا رہا۔ تو لفظ انسان صفحہ دہلی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا تو مفت جان کی نائکہ کی شنیں کر لینا۔ کہ وہ جاتی دنیا کو مصری کی نائکہ کی طرح کسی چاہنے والے کے پیچھے پہ ہاتھ دھرے دیکھ رہی ہیں۔ اور خوش ہو رہی ہیں۔ یوں کہ دنیا دار کھانے کو ہے کم ہونگے تو اناج تو زیادہ اور سستا ہوگا۔ کھائینگے اور ڈکاریں لینگے۔ … کی … لگائینگے۔ عیاش طبیعت … کی دہلیز کی مٹی پہ کے رنڈیٹ سے … بجائینگے۔ گلا … پڑیوں کا … یاد کرکے آپ بھی روئینگے اور اپنی … کو بھی رلائینگے۔ پھر بھی ہم خوش اور … خوش مرنے والے تو خوش ہیں کہ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ کے مصداق … سننے دیکھنے کو …

[illegible]

یاران ہمقالب

آئے میں شیر بن کے گو بدیر آئے ہیں
جنس تجارتی کا ساتھ ڈھیر لائے ہیں

ارے ہے کوئی اس انوکھی نرالی جنس کا خریدار - کوئی ہے - اس بھرے بازار میں نو ایجاد تجارتی مال کا خواستگار - گو یہ مال سودیشی نہیں - مگر اسکی نسبت ارزاں ضرور ہے - جو اس سے روگرداں کرے - جان لو کہ اسکے دماغ میں فتور ہے -

جنٹلمینو! آؤ آؤ - خریدو - تمہارے سوا اس جنس بے بہا کا قدردان کون - تمہارے بغیر غیر ممالک کو رزق دینے والا اور انکی عزت رکھنے والا کون ہے -

ہم تو ہمیں یقین بلکہ عین الیقین ہے کہ ہندیوں اور دیگر گریجوئٹ بہادروں کے سوا کوئی دوسرا ہمارے اس تجارتی مال کا قدرشناس انڈیا بھر میں نہیں ملیگا - مگر ہمیں منیجر فیکٹری مسٹر علیم الملکوٹ کی طرف سے تاکیدی حکم ہے کہ اتمام حجت کے واسطے اسے ہر خاص و عام کے سامنے پیش کیا جائے - کیا عجب ہے اگر بھولے بھالے شرعی لوگ بھی اس دام میں پھنس جائیں - اور اس طرح ان بیچاروں کی بھی دھوکے میں نجات ہو جائے

اچھی حضرات - خریدنے نہ خریدنے کا تو آپکو اختیار ہے - ہمیں تقاضے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - مگر ذرا نمونے تو دیکھتے جائیے اس میں آپکا کیا حرج ہے - دیکھئے -

نئی تہذیب کا نمونہ

کالج کے ایک طالب علم اپنے والد ماجد کو خط لکھتے ہیں -

و طرف بابا . . . . بعد ست شیخ . . . . صاحب واضح ہو کہ ہمیں ایک ولایتی سوٹ تیار کرانے اور کچھ جرمانہ بابت عدم ادائیگی [illegible] دینے کے واسطے روپے کی شدید ضرورت ہے - بذریعہ ڈاک مبلغ ۵۰ روپے کا منی آرڈر روانہ کر دو - مجھے ملازم ہوتے ہی سب سے پہلے یہ کام کرنا ہوگا کہ آپکا یہ سب روپیہ ادا کر دوں -

ایک عجیب و غریب قد آدم آئینہ

یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ مسلمانوں کے اچھے خاندانوں میں تقریباً ہر ایک گھر کی لڑکیوں کو قرآن شریف اور دیگر مذہبی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں - لیکن بدقسمتی سے انکی تعلیم اس سے آگے نہیں بڑھتی - چند سال پہلے لوگوں کی تنگ خیالی اسکی ذمہ دار تھی - مگر اب جبکہ تعلیم نسواں کی ضرورت اور اسکے فوائد لوگوں کو معلوم ہو گئے ہیں کہ لڑکی اپنے آپ خاوند پسند کرنے میں مشتاق ہو جاتی ہے - والدین کے ذمہ اسکا بوجھ نہیں رہتا اپنے عشاق و احباب کے ساتھ خط و کتابت کرنے میں دوسرے کی محتاج نہیں رہتی اپنے چاہنے والے کو بلانے اور ذلیل کرانے میں خاصی دستگاہ ہو جاتی ہے - بلکہ اس طرح لڑکی کی شرافت و نجابت میں سر مو فرق نہیں آتا - پھر کیا وجہ ہے - کہ لوگ ادھر کافی طور پر متوجہ نہیں ہوتے -

یورپین دماغ سوزی کا نمونہ

اہل ہند کبھی ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ انکی گھوڑیاں اصطبلوں میں بند ہیں - اگر یہ ترقی کے زینہ پر کشاں کشاں چڑھنا چاہیں - تو لازم ہے کہ انکی گھوڑیوں اور گدھیوں کو گھوڑوں سے ملا کر زیبرے پیدا کریں اور پھر ان زیبروں کو ملا کر ایک نئی نسل کی پود بڑھائیں پھر تو کیا ہی بات ہے - اس نئی نسل کے قدم ہمیشہ زمین سے سوا اونچے اٹھے رہا کرینگے - اور ترقی کے میدان میں موٹر کار کی طرح اڑتے پھرتے رہینگے -

جاپانی آب و ہوا کا نمونہ

پانچویں مذہب فضول - یہ وہ [illegible] ترقی کے میدان میں ایک بڑی رکاوٹ ہے - دیکھو صاحب اگر تم اپنی ہونہاروں کو مہذب اور آدمی بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے انکو قید قفس سے آزادی اور تعلیم مذہبی سے بیزاری کے مشن سکولوں میں پڑھانا شروع کر دو - کچھ پرواہ نہیں اگر مشن والے انکو عیسائی بنا لیں - کیونکہ جاہل مسلمان سے پڑھا لکھا عیسائی بہتر ہے -

یورپین تقلید کا نمونہ

مذہبی واقفیت کے لئے اتنا جاننا کافی ہے اور بس کہ خدا ایک بہت طاقت کا نام ہے - جو کہ چلانے والی بجلی سے زیادہ قوی ہے - اور رسول ایک نیک اور دور اندیش انسان تھا - کہ سائنس سے ناواقف (معاذ اللہ) - قرآن شریف بہت ہی عجب ہے - حدیثوں میں اختلاف پہلے ہی سے چلا آتا ہے - اس سے زیادہ ان باتوں پر غور کرنا ترقی اور آزادی کا خون کرنا ہے - اور عمر کو تباہ کرنا - اور ہر سال حج بیت اللہ کو جانا فضول اور روپیہ کا ضائع کرنا ہے - آجکل اس سے زیادہ ثواب جاپان - امریکہ - فرانس - انگلینڈ - جرمنی وغیرہ یوروپ کے مشہور شہروں - شہروں کے مشہور بازاروں - بازاروں کی مشہور دکانوں کی سیر میں ہے - اور ایسے لوگوں [illegible] عبادت ہے - کیونکہ اس سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچیگا - معلوم ہوتے ہیں - اور خود اپنے خیالات کی تبدیلی کے لئے بہت ضروری ہے -

نوٹ - یہ صرف چند نمونے ہیں - اگر اس مال کو خرید کر اس سے نفع حاصل کرنا مطلوب ہو تو دہلی - لاہور - امرتسر - کلکتہ وغیرہ کے [illegible]

سے ایجنٹ موجود ہیں۔ ان سے طلب کر کے اپنے آپکو تباہ و برباد کیجئے۔
المشتہر۔ خاکسار رند کو بقلم حضرت عاشق از دہلی

کیا سمجھتے تھے وہی پھول جو خوشبو دیگا
خشک ہو جائیگا گلچیں جو ذرا چھیڑیگا

دو ہفتہ اخبار نے لیڈی کرزن بالقابہ کے سوانح انتقال پر ملال پر عنوان بالا شعر لکھا ہے۔ لیڈی صاحبہ درحقیقت وہ لیڈی تھیں۔ افسوس وہ تھیں وہ لیڈی تھیں کہ جنکا ایک جیتا جاگتا ہوا انکا ارشد ہے۔ لیڈی صاحبہ انتخاب زمانہ کی سچ تھیں کیا یاد نہیں انکے شباب میں نمائش حسینوں میں ممبران [illegible] نے اول درجہ کی سند دی تھی۔ یہ صاحبہ ظاہری حسن کے علاوہ [illegible] میں بھی کان جواہر حسن مجسم اخلاق کی ایک دیوی کی صورت تھیں۔ سچ پوچھو تو لارڈ کرزن نے جو ہر دلعزیزی انکی گورنمنٹی ہوئی تھی تو انہیں کا باعث تھا۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے کا شیدا تھا۔ ایک جان دو قالب کا معاملہ واحد تھا۔ اتفاقی ثبوت اتنا کافی ہے کہ جب تک وہ تندرست رہیں۔ لارڈ کا [illegible] انتظام اخلاقی ایسا دل خوشگوار رہا کہ زبان خلائق مشہور ہی رہی۔ لیڈی صاحبہ کا لندن جا کر بیمار ہونا تھا کہ لارڈ صاحب کی بھی پالیسی بگڑ کر بیمار ہو گئی۔ دیکھئے نا انتظام تقسیم بنگال اور اسپیچ کلکتہ [illegible] تب ہی تو ہوا ہے۔ کہ جب لندن سے ایام رخصت پورے کر کے آئے تھے۔ دوسری وضع کیا آئے گویا لارڈ کرزن دوسرے آ گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ لیڈی ہی لارڈ کرزن کو یار گئیں۔ زمانہ نے انکو کہیں کا نہ رکھا زمانہ بھی کیا ہی زمانہ ہے ؎

سبزہ اُگتے جو اُنکو کچلتے دیکھا
نخل وہ جڑ سے اکھڑ کر جنکے چلتے دیکھا

درحقیقت ہی سنبھالے نہیں سنبھلتا ہے۔ اس خاتون نے لطف شہنشاہی اٹھایا۔ ایسا تب کس لیڈی نے پایا۔ جنازہ جس نے دیکھا رو دیا اور حسرت و یاس سے پکارا ؎

اے تسلی ترا دل چھین لیا ہے کس نے
ہاتھ بیٹھے یہ بھرے گھر میں کہاں چلتے ہو

[illegible] جس نے زر و جواہر شاہانہ [illegible] خاک سے اپنے آپ وہ دیکھا

وہی لارڈ کرزن جنہوں نے زر و زیور سے مزین کیا تھا۔ انہیں نے ہزاروں من مٹی میں دبا دیا۔ میت نے عالم یاس میں تماشائے قدرت کبریائی دیکھکر کہا کہ ؎

کوئی بھی اتنا نہ بولا ہمارے دفن کے وقت
کہ اسپہ خاک نہ ڈالو یہ ہیں نہلائے ہوئے

ہم کبھی نہ مانینگے لیڈی صاحبہ کی اچانک موت کا کچھ نہ کچھ سبب ہے ظاہری تو یہ کہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۶ء کو تار برقی نے علالت کی خبر دیکے تسکین کی جھلک سی نہیں ہے۔ ۲۰ کو یکایک حرکت قلب بند ہو کر راہ عدم کا دروازہ کھول دیا۔ باطنی بات انکی نیک بختی۔ سعادتمندی حضور ملکہ معظمہ انجہانی کو پسند آئی۔ تخت و نیلے عالم بالا باغات میں طلب فرما لیا۔ ہائے لیڈی صاحبہ کو پیارے شوہر کا ساتھ اور اولاد کی یہ چھوٹ نا مفارقت عزیز و اقربا کیسے صدمے اٹھائے ہونگے۔ عدم میں بھی کیا چین پایا ہوگا۔ وہاں ہمعصروں نے آن گھیرا ہوگا۔ اپنے اپنے دنیا والے عزیزوں کا حال ان حال کی مسافرہ سے جو اپنے عزیز۔ اولاد۔ اور شوہر کی مفارقت از مکان منزل عدم سے خود مضمحل ہو رہی تھیں جسکا جواب یہ دیا گیا ہوگا ؎

پوچھ لینا حال بھی جو کہ ہے اہل عدم
بیٹھ لینے دو چلے آتے ہیں رستے دور کے

خیر جو مرضی مولا ہو جو اولا۔ اسے خدا لارڈ بالقابہ اور انکی اولاد کو صبر جمیل عطا فرما اور لیڈی صاحبہ کے چھوڑے ہوئے ہرے بھرے باغ اور میووں کو گردش زمانہ کی باد ہوائی خزاں مرض موت سے حفاظت میں رکھکر پھلا پھولا آباد سرسبز شاداب رکھے آمین۔ اوسے بھئی نامہ بر و نامہ نگارو و وقائع نویسو۔ کارسپانڈنٹو یاران گپ شپ خیر تو ہے کیا آپ لوگوں نے بھی [illegible] سب کے سب بیمار [illegible] اسپتال شفا خانہ جو کمپنی میں بھرتے ہیں فقط ایک صاحب صحت و عافیت [illegible] کی وجہ سے ظاہر ہیں کہ جھنڈے کے ڈور و ہوا [illegible] ہیں دربھنگہ کے نامہ نگار سردار مہتر کہتر نے [illegible] سے کہا ہے کہ تم سب جتنے گروہ اور ہیں سب بیمار عارضہ اسہال قبض وغیرہ میں بسبب مضمون نویسی مبتلا ہیں۔ پھر ہر ایک نمبر مرض کا جدا جدا نسخہ بھی تجویز فرمایا ہے جو دافع قبض اور مسہل وغیرہ ہیں فقط وہ ہی ایک صحیح المزاج ہٹے کٹے رہ گئے۔ اسلئے ہمیں تم سب کو بیمار دوستوں کا حال دریافت کر کے مزاج پرسی کرنا فرض ہے۔ سب سے پہلے حضرت [illegible] کی خیر و عافیت پھر حضرات بیان۔ سحر ظریف۔ ضیا۔ جملہ جلوہ ریان۔ [illegible] آزاد۔ جملہ معاصرین کی صحت و عافیت کی [illegible] اپنا اپنا [illegible] کا نام [illegible] کریں۔ پھر جیسا یہ بھی طرفہ ماجرا ہے کہ صاحب [illegible]

ہیں ان دنوں رہتے ہیں - اور جی ہاں مجھے دنیا میں ایک مرض بالخصوص لاحق ہے - انکی بڑی منفعت ہے مگر وہ سب کو بڑی بھلی ہے - اور آپ کو اچھا یہ مرض ہو گئی ہے وہ فی الحقیقت مزاج کی تشکیل ہے - چلو جی ہمیں کیا - کوئی کرے ہم کو کیا - ابد عطیں - جو کہیں میاں کے شاگرد ہیں وہ لکھ لکھ کر مسالا لکھ لیں - پھر اپنا پھر بھی دوست بھی دوست ہیں - ہم ضرور کہتے ہیں اور میاں ذکی بھی جانتے ہیں - کہ وہ بھی ہر ایک ساتھ نا ہاتھ میں قلم کا ڈنڈا لیکر دشمن کے منہ پر سلفہ کی ٹکیاں لیکے کو لکھنے کو چلا رہے ہیں - مگر کتنا ہر ایک بات بات میں سے نکال - کھال سے کھال نکال اور بال بال کی کھال نکال ایک ایک بال کی جال بنا - میاں و جال کا ماہر کامل کا مضامین جنم کہیں سے سمندر کی تہ میں گوہر آبدار نفیس و لطیف کیسے موتی لا ظاہر پر نچھاور کرتے ہیں - ضلع - پھکڑ - جگت - ہنسی ٹھٹھا میں طرفہ طرز لفظوں کا ہر ہر نقطہ حاسد اچھلوں کے لئے ڈائنامیٹ ایسا کہ بغیر بم کے میٹ ہے چھنگلی چھنگلی کی کیش کا شافہ اضافہ ٭

راقم شعلہ ناز از شہر گوالیار

بندہ اور سیر لندنستان

میاں دہلی پنچ بہادر بیدار باش - ایجناب علیہ الباقی سلام علیک کی اُمید تو آپ کا سر گیا - تسلیم یا تہنیت اسکے دربار گوہربار میں حاضر ہوتے ہیں - ذرا کنڈی کھولئے اور باہر نکلئے - یہیں ذرا کوئی دم کے لئے آکر کچھ کی بیداری بھلی ہے نیند میں غل انداز ہوا - میں تو اس وقت تنہائی کے مزے لوٹ رہا ہوں - نہ کنڈی کھول سکتا اور نہ باہر نکل سکتا ہوں - جبھی کسی دوسرے وقت آجانا - اچھا ہفتہ نہ میں جاتا ہوں - اور پھر دوسرے ہی ہفتہ آؤنگا - اسکے قبل ہرگز نہیں - کتنا میں بندہ میاں پنچل کی آواز معلوم ہوتی ہے - (کنڈی کھول کر) ارے بھئی ٹھہرنا ذرا ٹھہرنا - ایجناب نے پہلے تمہیں نہیں پہچانا تھا - آؤ آؤ میں حاضر ہوں - (بیٹھ کر) نہیں نہیں - میں تکلف بھرنے کا نہیں - اب آئندہ ہی ہفتہ میں آؤنگا - غضب ہے تمہیں دفتر نے بھی کی - چلے آؤ - دیر نہ کرو - اچھا صاحب آتا ہوں - ذرا ٹھہرو - بابا آدم سے پہلے والی قلم دوات جو آپکے دفتر میں ہے لیتے آیئے - اور لگے ہاتھوں ایک نئی پرانی تاریخ بھی اور [illegible] جس پر نئی نوٹ بک نکال کر جمع کر لیجئے - بہت بہتر لیجئے -

آج کئی دن گزرے کہ ایجناب علیہ الرحمۃ چند احباب کے ساتھ بیٹھے گپ شپ اُڑا رہے تھے مگر ایک صاحب نے لندنستان کی داستان بیان کرنی شروع کر دی

ابد دولت کو جو تندرگی و سنگر دخت بھی تو ضرورت سے زیادہ ایک جوڑا گوساتھ لیکر ایک - دو - تین - تیرہ - پندرہ - اٹھارہ ایک بی بی صاحبہ (انکا نام بیان کرنا کتنے تمہید ہو جاینگے -) انکے دروازہ پر موجود - بی صاحبہ دیکھتے ہی تعظیماً اٹھ کھڑی ہوئیں - اور دل میں یہ خیال کر کے کہ ابھی اسامی ہاتھ لگی ہے - آج تو کہیں سے فرصت ہو گئی چلکے ہاتھ اپنے سامنے بٹھایا - اور زمانہ کے دستور کے موافق مزاج وغیرہ پوچھی گئی - اور سگریٹ - پان - حقہ وغیرہ بھی حاضر کیا - ایجناب نے بھی بڑا اصرار و تکرار سے بھی لیا اور لیتے کیوں نہیں - یہ وقت بھی کیا چھکنے کا تھا - اور کچھ دیر تک گانا وانا سننے کے بعد یکبیک اٹھ کھڑے ہوئے - پھر تو ایجناب جانے کو تیار ہوئے - اُدھر بی صاحبہ انعامی روپے لینے کے انتظار میں - آخر یہ کہکر چلتے بنے - وہ کوئی اور ہی بطور سے ہونگے جو تمہارے پھندے میں آکر اپنے آپکو برباد کرتے ہونگے - یہاں تو وہ گھڑی ہی نہیں جسے کوئی کھا سکے ٭

بقلم بسمل از بجا گلپور

غزل برطرح وقیانوسی

یہ میں نے مانا کہ آج خنجر مرا کلو بھی نہیں رہیگا
مگر میں قاتل کی او ستمگر ہمیشہ تو بھی نہیں رہیگا

[illegible]

ستانا عاشق ہے کام تیرا عجب ہی اُلٹا ہے نام تیرا

رہیگا کیا وہ ظلم تیرا انطاکی ترقی نہیں رہیگا

راقم محمد منظور نسیم